سوال

(348) بلاوجہ طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فیصل آباد سے سیف الرحمن دریافت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بلاوجہ اپنی بیوی کوطلاق دے دی جبکہ اس کی بیوی اس کے گھر آباد رہنا چاہتی تھی۔ اس کا مہر ایک طلائی انگوٹھی تھی۔ جس کے ادا کرنے کی وہ استطاعت رکھتا ہے۔ لیکن اس نے اہل حدیث حضرات سے چندہ اکھٹا کرکے مہر ادا کیا ہے۔ یہ شخص موجودہ امام کے پیچھے نماز بھی نہیں پڑھتا بلکہ وہ دوران جماعت بیٹھا رہتا ہے۔ جب جماعت ہوجاتی ہے تواپنی الگ نماز پڑھتا ہے ایسے شخص کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی قانون کی رو سے عورت کو بلاوجہ یا اپنی خود غرضی کی خاطر طلاق دینا جائز نہیں ہے بلکہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ''کہ اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق دینا ہے۔'' (ابوداؤد)

کیونکہ بلاوجہ طلاق دینے سے شیطان اوراس کے کارندوں ہی کو خوشی ہوسکتی ہے۔ جو میاں بیوی کے درمیان پھوٹ ڈال کر خاندانوں کو توڑتے ہیں۔ اوران میں دشمنی وعداوت پیدا کرتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں طلاق صرف شدید مجبوری کے پیش نظر ہی دی جاسکتی ہے۔ صورت مسئولہ میں اگرچہ طلاق بلاوجہ دی گئی ہے۔ تاہم واقع ہوچکی ہے۔ اگر عورت واقعی بے گناہ اور بے قصور ہے توطلاق دہندہ نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے عورت کو چاہیے کہ وہ صبر واستقامت کا مظاہرہ کرے۔ اللہ کے ہاں اس کے اجر وثواب کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔ پھر حق مہر کے متعلق جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔ وہ بھی انتہائی قابل مذمت ہے۔ اس کی ادائیگی کی استطاعت رکھتے ہوئے اہل جماعت کے سامنے دست سوال دراز کیا گیا ہے۔ شریعت کی رو سے ایسا کرنا جائز نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''کہ جو انسان بلاوجہ کسی سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔'' اہل جماعت کو اگر اس کی ڈھٹائی کا علم تھا تو اس کا چندہ اکھٹا کرنا بھی باعث تعجب ہے؟ موجود امام کے پیچھے اس کا نماز نہ پڑھنا اپنی نماز کو ضائع کرنا ہے۔ کیوں کہ جماعت کے وقت بلاعذر بیٹھے رہنا اور بعد میں اکیلے نماز پڑھنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ ایسے آدمی کو حکمت اور دانائی کے ساتھ سمجھایا جائے اور جو عیوب اس میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی احسن انداز سے اصلاح کی جائے اگر باز آجائے تو بہتر بصورت دیگر اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اللہ اس کے احوال کی اصلاح فرمائے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:362